بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۳۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۹ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۹ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸۸

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۸ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بخار اور جگر میں خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون کا دورہ بدستور ہے۔ لیکن خون کی مقدار میں نسبتاً کمی ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

افسوس چودھری غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ کی والدہ صاحبہ بعمر ۶۸ سال وفات پا گئیں۔ اور منشی میاں محمد صاحب لاہور بعمر ۷۵ سال کل لاہور میں وفات پا گئے۔ آج نعش بذریعہ ریل یہاں لائی گئی۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد از نماز جمعہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومین بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے احباب درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

اِمّا ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کا مطلب

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے کیا معنی ہیں۔ اگر اس سے یہ مراد لی جائے۔ کہ جو انسان زیادہ نفع رساں ہو۔ وہ زیادہ دیر تک دنیا میں ٹھہرتا ہے۔ تو طبیعت اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اور یہ معنے دل کو نہیں لگتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر تھوڑی تھی۔ حالانکہ اگر یہ اصل صحیح ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر سب سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ آپ کا وجود مبارک سب سے زیادہ نفع رساں تھا۔

فرمایا۔ اس آیت کے لفظوں پر غور کرنے سے ہی یہ سوال حل ہو جاتا ہے۔ آیت میں اما من ینفع الناس نہیں فرمایا۔ کہ جو انسان زیادہ مفید ہو۔ وہ زیادہ دیر تک دنیا میں ٹھہرتا ہے۔ بلکہ اما ما ینفع الناس فرمایا ہے۔ کہ جو چیز انسان کے لئے زیادہ مفید اور نفع رساں ہوتی ہے۔ وہ زیادہ دیر تک دنیا میں رہتی ہے۔ انسان کا محبوب تو خدا ہے۔ اس لئے وہ تو اپنا کام ختم کر لینے کے بعد خدا کے پاس جانا ہی پسند کریگا۔ مگر اسلام تو خدا سے یہ نہیں کہے گا۔ کہ میں تھک گیا ہوں۔ اب مجھے اپنے پاس بلا لے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ فرمایا۔ اور خدا کے پاس جانے کو دنیا میں رہنے پر ترجیح دی۔ گو انسان کے متعلق بھی یہ دیکھا جائے گا کہ جو کام اسکے سپرد کیا گیا تھا وہ کام ختم ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کام ختم نہیں ہوا۔ اور ابھی اس کام کے لئے اسکی ضرورت ہے۔ تو اس وقت تک اس کو دنیا میں رکھا جائے گا۔ جب تک وہ اپنا کام کرے۔ لیکن جب وہ اپنا کام ختم کر لینے کے بعد اپنے محبوب کے پاس جانا چاہتا ہے۔ پھر بھی اگر اسکو دنیا میں رکھا جائے۔ تو یہ ظلم ہو جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اس بات سے منع فرمایا ہے۔ کہ انسان اپنی موت کے لئے دعا کرے وہاں اس رنگ میں دعا کرنا جائز فرمایا ہے۔ کہ انسان یہ دعا کرے۔ کہ اگر میرا دنیا میں رہنا بہتر ہے۔ تو دنیا میں رہوں۔ اور اگر میرا مرنا بہتر ہے تو مر جاؤں۔ ایک انسان اپنا کام ختم کر چکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے محبوب کے پاس جائے۔ لیکن اما ما ینفع الناس کے ماتحت اسکو دیر تک دنیا میں رکھا جاتا ہے۔ تو یہ ظلم ہو جائے گا۔ کہ کام ختم ہو جانے کے بعد بھی انسان کو اسکے محبوب (خدا) سے جدا رکھا جائے۔ جس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایک بندے کو خدا تعالےٰ نے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو دنیا میں رہو اور چاہو تو میرے پاس آ جاؤ۔ اس بندہ نے خدا کے پاس جانے کو پسند کیا۔ تو یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں حیران ہوا۔ کہ اس بڈھے کو کیا ہو گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تو ایک بندے کا واقعہ سنا رہے ہیں کہ اس نے خدا کے پاس جانے کو پسند کیا۔ اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے۔ کہ اس سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ باقی صحابہ کا ذہن اس طرف نہیں گیا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے۔ ان کے ذہن میں آپ کی وفات کا خیال ہی نہیں تھا۔ اس لئے ان کا دماغ اس طرف نہ گیا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ چونکہ مرد کامل تھے۔ وہ سمجھ گئے۔ کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے وہ رو پڑے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ کہ ابوبکرؓ کا ذہن اس طرف چلا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر خدا کے علاوہ کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا۔ لیکن میرا خلیل خدا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا سوائے ابوبکرؓ کے گھر میں کھلنے والی کھڑکی کے مسجد کی باقی ساری کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ کا ذہن اس طرف چلا گیا۔ اور آپ سمجھ گئے۔ کہ اس بندے سے مراد کون ہے۔ جس طرح ایک ماں جب یہ خبر سنتی ہے کہ کوئی بچہ گر گیا۔ تو اس کا ذہن جھٹ اسی طرف چلا جاتا ہے۔ کہ میرا بچہ گر پڑا ہے۔ اور وہ ہائے میرا بچہ ہائے میرا بچہ کہتی ہوئی دوڑ پڑتی ہے۔ خواہ وہ بچہ کسی دوسرے کا ہی ہو۔

خلیل کے معنی

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے عرض کیا خلیل کے کیا معنے ہیں؟

فرمایا۔ خل کے معنے ہوتے ہیں وہ چیز جو اندر گھس جائے۔ جیسے کہتے ہیں۔ تو من شدی من تو شدم۔ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوسرے کے ساتھ ایک جان ہو جائے یہ وحدت ایک کامل انسان سوائے خدا تعالےٰ کے اور کسی سے نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے اور میرے اندر کوئی فرق نہ رہے۔ ہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ادنیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خلیل کہہ سکتا ہے لیکن اعلیٰ۔ ادنیٰ کو خلیل نہیں کہہ سکتا۔ کئی صحابہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خلیل کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہ جائز ہے۔ کیونکہ ادنیٰ کا اعلےٰ میں مل جانا اس کے درجہ کو بڑھاتا ہے گھٹاتا نہیں۔ لیکن اعلےٰ کا ادنیٰ میں مل جانا۔ اسکے درجہ کو نہیں بڑھاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر غلام نبی

واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا کے معنی

مولوی ابوالعطاء صاحب نے عرض کیا کہ پھر واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا" کے کیا معنے ہیں۔

فرمایا:۔ خدا کا بندہ کے اندر گھسنا تو اور معنے رکھتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی اقرب الیہ من حبل الورید ہے۔ اس کے یہ معنے ہونگے کہ اس انسان نے مجھے خوشی سے اپنے اندر داخل کر لیا۔ یہاں پر خوشی یا ناخوشی کا سوال ہوگا۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر ایک کے اندر داخل ہے۔ جس طرح ہر انسان خدا تعالیٰ کی شریعت کے تابع ہے۔ مگر اہل اللہ طوعی طور پر بھی اس کے تابع ہوتا ہے۔

علم قرأت کا اصل

اس کے بعد حضور مختلف حفاظ سے قرآن مجید سنتے رہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ سارے علم قرأت کا اصل تو یہ ہے۔ کہ حروف الگ الگ ادا کئے جائیں جس طرح اچھا پلاؤ وہ کہلاتا ہے۔ جس کے چاول الگ الگ ہوں۔

فرمایا ہندوستانی لوگ ح۔ ق بڑی اچھے طرح ادا کرتے ہیں۔ پنجابی عین اور قاف ادا کریں تو بڑی مشکل سے ادا کرتے ہیں۔ مگر یو۔ پی والے عین اور قاف تو بڑا عمدہ ادا کر لیتے ہیں۔ لیکن دوسرے حروف ص اور ث وغیرہ اس معیار پر ادا نہیں کر سکتے۔

چھوٹوں کا بڑا اور بڑوں کا چھوٹا بننے کی ایک وجہ

فرمایا۔ بعض دفعہ ہنر کا فقدان چھوٹوں کو بڑا بنا دیتا ہے۔ اور ہنر کی کثرت کے زمانہ میں بڑے بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضؓ اگر کسی اور وقت میں ہوتے تو ان کی کتنی قدر ہوتی مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ان کو کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا۔ کیونکہ ابوبکر رضؓ۔ عمر رضؓ۔ عثمان رضؓ اور علی رضؓ جیسے اعلےٰ پایہ کے صحابہ موجود تھے۔ لیکن باقی صحابہ اگر کسی دوسرے وقت میں ہوتے تو ان کی بڑی قدر ہوتی۔ وہ اس لحاظ سے پیچھے رہ گئے کہ ان سے زیادہ علم اور ان سے زیادہ قابلیت رکھنے والے موجود تھے۔ اور وہ ایسے آدمیوں کے سامنے کھڑے تھے جو ان سے بہت بڑے تھے۔

قومیت کا امتیاز مٹانا چاہیئے

فرمایا ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مساوات ہونی چاہیئے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ بعض لوگ جو اپنی قومیت بدلتے ہیں اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ بعض احمدیوں نے یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ کہ اگر کوئی ان کی قومیت پوچھے تو کہدیتے ہیں۔ کہ جی ہم تو احمدی ہیں۔ یہ بڑا اچھا طریق ہے۔ اسی طرح کچھ عرصہ کے بعد قومیت کا امتیاز آپ ہی آپ جاتا رہیگا۔ یورپ میں اسی طرح ہے۔ وہاں قومیت کا کوئی امتیاز نہیں

صوبہ سرحد کے طالب علموں کی ضرورت

فرمایا۔ اسبات کی بہت ضرورت ہے کہ صوبہ سرحد سے طالب علم قادیان آئیں ہم نے اس کے لئے بڑی کوشش کی ہے۔ مگر وہاں سے ایسے طالب علم نہیں آتے جو تعلیم کے بعد خدمت دین کریں جو آتے ہیں وہ اس طرف لگ جاتے ہیں۔ کہ نوکریاں کریں صرف ایک مولوی چراغدین صاحب ہیں۔ باقی سارے پڑھنے کے بعد ملازمتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ صوبہ سرحد میں تبلیغ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مبلغ وہاں کا ہی باشندہ ہو۔ جو وہاں کے رسم ورواج اور ان لوگوں کی عادات سے واقف ہو۔ پنجابی مبلغ اس علاقہ میں اس طرح کام نہیں کر سکتا جس طرح کہ اس علاقہ کا باشندہ کر سکتا ہے۔

صوبہ سرحد کے با اثر احمدی

اس صوبہ میں بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ پنجاب کے احمدیوں میں اس قسم کا اثر ورسوخ رکھنے والے ہزار میں سے ایک بھی نہیں۔ لیکن صوبہ سرحد میں ہر سو احمدیوں میں سے ایک دو ایسے ہیں جو چوٹی کے خاندانوں میں سے ہیں۔ پنجاب میں تو کوئی ایک دو ہو گئے جیسے نواب محمد علی خان صاحب ہیں۔ یا ملک عمر علی صاحب ہیں۔ مگر صوبہ سرحد میں خاندانی وجاہت اور اثر ورسوخ رکھنے والے کئی ہیں مثلاً صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب کے بھائی بہت بڑے خاندان میں سے ہیں۔ اسی طرح دلاور خان صاحب ہیں۔ محمد اکرم صاحب ہیں۔ محمد اکبر صاحب ہیں۔ احیاء الدین صاحب ہیں محمد علی خان صاحب تھے۔ ملک عادل شاہ صاحب ہیں۔ امیر اللہ خان صاحب ہیں۔ عبدالحمید صاحب زیدہ والے ہیں۔ گویا چند سو احمدیوں میں سے ایک درجن کے قریب ایسے آدمی ہیں جو بھاری اثر ورسوخ رکھنے والے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نسبت کے لحاظ سے باقی ہندوستان میں با اثر خاندانوں میں سے کم احمدی ہوئے ہیں

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کیجئے

قادیان ۸۔ ماہ فتح۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بخار اور دیگر عوارض میں کمی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب دعاء صحت جاری رکھیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۴۴ء کے متعلق

قادیان ۸ دسمبر۔ احباب جماعت کو یہ تو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اور انہوں نے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دی ہوگی۔

اس سلسلہ میں آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ اس سال عورتوں کی ایک ہی قسم کی بیماری کی اطلاعات مختلف مقامات سے آرہی ہیں۔ اس لئے سالانہ جلسہ پر پنجاب کی خواتین کو نہیں آنا چاہیئے۔ البتہ جنہیں کسی شادی میں شریک ہونا ہو۔ یا کسی رشتہ دار سے ملنا ہو۔ یا جن کے بچے پانچ چھ سال کی عمر سے کم کے نہ ہوں۔ یا کوئی اور اس موقع سے تعلق رکھنے والی ضرورت ہو۔ وہ آسکتی ہیں احمدی خواتین کو یہ ارشاد نوٹ کر لینا چاہیئے۔ جو ان کی صحت اور خیر وعافیت سے تعلق رکھتا ہے۔

ضرورت

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کیلئے ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور ایک۔ ایم۔ ایس۔ سی کی ضرورت ہے خواہشمند نوجوان اپنی قابلیت اور دیگر تفصیلات کے متعلق اطلاع دیں تنخواہ اور شرائط حسب لیاقت طے کیجائیں گی۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ماہانہ رپوٹیں باقاعدگی سے بھجوائیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے۔ کہ دستور اساسی کے قاعدہ ۱۹۰ کی رو سے معتمد مقامی مجلس کا فرض ہے کہ وہ ماہوار رپورٹ ہر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ میں دفتر مرکزیہ میں بھجوائے۔ اور قائد مجلس مقامی گے جملہ امور کا نگران اور مجلس مرکزیہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ اگر کسی مجلس کا معتمد مقامی رپورٹ باقاعدہ نہیں بھجواتا۔ تو قائد کا فرض ہے۔ کہ اس کو مجبور کرے کہ وہ رپورٹ باقاعدہ بھجوائے ورنہ مجلس مرکزیہ قائد سے جواب طلبی کریگی۔ پس وہ مجالس جو رپورٹیں نہیں بھجتیں۔ ان کے قائدین کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ رپورٹ کا باقاعدگی سے آنا مجلس کی زندگی کا ثبوت ہے۔ ہر گذشتہ ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں دفتر میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"فرقان" کے سالانہ نمبر کے متعلق ضروری اعلان

رسالہ فرقان کا سالانہ نمبر ۲۵ دسمبر کو شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ کاغذ کی نایابی اور گرانی کے باعث صرف محدود تعداد شائع کیجائیگی اس نمبر میں جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک نادر اور بہت ہی اعلیٰ مضمون مجالس اختلافات کے متعلق شائع ہو رہا ہے جو دوست دس دسمبر تک اطلاع بھجوا دینگے صرف ان کو رسالہ مہیا کیا جائیگا۔ اس نمبر کی قیمت ۸ر تجویز ہوئی ہے۔ جلد توجہ فرمائیں ورنہ افسوس ہوگا۔

خاکسار منیجر رسالہ فرقان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

439

لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (آیۃ الکرسی)

نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند (ترجمہ)

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

قرآن مجید کا شاید ہی کوئی حصہ ہو جس پر دشمنوں نے اعتراض نہ کیا ہو۔ پس آیت الکرسی جیسی جہتم بالشان آیت کس طرح ان کی زد سے باہر رہ سکتی تھی۔ چنانچہ اس پر بھی اعتراض کر دیا۔ اور نقص یہ نکالا۔ کہ یہ بات بلاغت کے برخلاف ہے۔ کہ اونگھ کا ذکر پہلے کیا جائے اور نیند کا بعد میں۔ بلکہ یوں چاہیئے تھا۔ کہ اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ کیونکہ جب کسی نقص کا ازالہ کرنا مقصود ہو۔ تو زیادہ بُری چیز کو پہلے رکھتے ہیں۔ اور عبارت اس طرح ہونی چاہیئے تھی۔ کہ خدا تعالےٰ میں نہ صرف یہ کہ نیند کا نقص اور کمزوری نہیں ہے۔ بلکہ نیند تو الگ رہی۔ وہ تو اونگھتا تک بھی نہیں۔ یہ کیا فضول بات ہے۔ کہ اس کی تعریف میں یہ کہا جائے کہ نہ وہ چند منٹ غافل ہوتا ہے۔ بلکہ رات بھر بھی نہیں سوتا۔ صحیح یوں ہوتا۔ کہ نہ صرف وہ رات بھر نہیں سوتا۔ بلکہ چند منٹ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتا۔ یا یہ کہ نیند کیا اسے تو اونگھ بھی نہیں آتی۔ برخلاف اس کے آیت کے الفاظ میں اونگھ کو مقدم کیا ہے۔ حالانکہ نیند کے لفظ کو مقدم کرنا اور زیادہ بُری چیز کو پہلے رکھنا چاہیئے تھا یہاں الٹ کیوں ہے؟

مجھے بھی ان کا یہ اعتراض کھٹکا کرتا تھا۔ اور اس کے حل کے لئے کئی دفعہ میں نے غور کیا۔ مگر سمجھ میں نہ آیا۔ کہ آج یکدم ذہن میں ایک جواب اس اعتراض کا سوجھ گیا۔ اور میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے احباب کو بھی اس تاویل سے خوشوقت کردوں۔ سو واضح ہو۔ کہ معترضین کا یہ اصول ٹھیک ہے۔ کہ زیادہ بڑے نقص کو پہلے رکھنا چاہیئے۔ اور ہم ان کی دلیل کو مانتے ہیں۔ اور اسی لئے قرآن مجید نے بھی زیادہ بُری چیز کو پہلے رکھا ہے صرف ان کی اپنی سمجھ کا پھیر ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اونگھ نیند کی نسبت زیادہ بڑا نقص اور زیادہ بُری چیز ہے۔ کیونکہ اونگھ نسبتاً زیادہ مضحکہ خیز اور زیادہ انسانی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ اور خود انسان کے لئے بھی زیادہ حقیر کن حالت ہے۔ جیسے مثلاً ایک آدمی سوتا ہے۔ اور دوسرا بیٹھا ہوا اونگھ رہا ہو۔ تو ہم پہلے کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی مرضی اور ارادہ سے سو رہا ہے۔ مگر دوسرے شخص کے مضحکہ خیز جھٹکے۔ اس کا زور زور سے جھومنا۔ اس کا ادھر اُدھر گرنا اور عجیب ہیئت کذائی دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوشش کرتا ہے۔ مگر اونگھ پر غالب نہیں آسکتا۔ اور باوجود ارادہ کے اونگھ سے مغلوب ہوتا جاتا ہے۔ اونگھ اس سے کھیل رہی ہے۔ وہ لاچار ہے۔ اور اس کی حالت ہنسی کے قابل ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اونگھ نیند سے زیادہ انسان کی کمزوری اور عجز کو آشکارا کرتی ہے۔ آدمی اس سے لڑتا ہے۔ مگر وہ اس کا تماشا بناتی ہے۔ کسی مجلس میں اونگھنے والے کی طرف دیکھو تو تعجب آتا ہے۔ اس کی اضطراری اور بے ڈھنگی حرکات کا ملاحظہ کرو تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ آنکھیں نیم وا ہیں جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے ہیں۔ کبھی آگے گرتا ہے کبھی پیچھے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں۔ ہوشیار ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر کامیاب نہیں ہوتا۔ شکست خوردہ مغلوب ہے۔ غرض عجیب قابل مضحکہ نظارہ ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ مسجد اقصےٰ میں کوئی جلسہ تھا۔ ہم لوگ بیٹھے تھے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر دے رہے تھے کہ مجلس میں ایک صاحب اونگھنے لگے۔ کبھی وہ ایک طرف کے لوگوں پر جا پڑتے تھے کبھی دوسری طرف کے لوگوں پر۔ آخر وہ یکدم اس طرح پیچھے گرے۔ کہ انکی ٹانگیں سامنے کے لوگوں کے کندھوں پر تھیں۔ اور سر پچھلے آدمی کی گود میں اور دونوں ہاتھ بڑے زور سے دائیں اور بائیں طرف والے آدمیوں کے مونہہ پر لگے۔ ساتھ ہی انہوں نے بے اختیار ایک چیخ بھی ماری۔ اور مجلس کو درہم برہم کر دیا۔ دیکھنے والوں کا یہ حال تھا کہ ہنسی کے مارے لوٹے جاتے تھے۔ مگر حضور علیہ السلام کے پاس ادب سے دم بخود تھے۔ یہ حقارت اور ہنسی کا نظارہ سونے والوں میں کبھی نہیں دیکھا جاتا اسی طرح ایک اور صاحب تھے۔ ان کا اونگھتے اونگھتے اس زور سے فرش پر سر ٹکرایا۔ کہ سب لوگ پریشان ہوگئے۔ اور وہ سخت شرمندہ۔ اور چوٹ الگ لگی۔ یہ سب باتیں نیند میں نہیں ہوتیں۔ وہ بے شک ایک کمزوری اور غفلت کی صورت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ذلت مضحکہ خیزی اور شرمندگی وابستہ نہیں۔ پس کلام الٰہی نے بھی زیادہ بڑے نقص اور زیادہ بُری چیز ہی کو اس آیت میں پہلے رکھا ہے۔ اب اس روشنی میں اگر آپ آیت کی ترتیب کو دیکھیں گے۔ تو وہ بالکل صحیح اور صاف اور بلیغ نظر آئے گی۔ اور معترضین کا وسوسہ باطل ہو جائے گا۔ اور آیت کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ خدا تعالےٰ جو ہر عیب سے پاک اور ہر نقص سے منزہ ہے۔ اسے نہ ذلیل اور ادنیٰ قسم کی نیند (یعنی اونگھ) آتی ہے۔ نہ طبعی اور باعزت قسم کی۔

فرض کیجئے کہ آپ اسلام کے سوا کسی اور مذہب کے خدا کا تصور باندھیں جو اپنے تخت پر پڑا سوتا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ آپ یہی کہیں گے۔ کہ یہ خدائی کے قابل نہیں۔ کیونکہ اپنی مخلوق سے غافل ہے۔ مگر حقارت کا جذبہ آپ کے اندر پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اسی تصور میں آپ ایسے وجود کو اونگھتا دیکھ لیں۔ تو یقیناً اس نظارہ کے بعد آپ اس سے سخت متنفر ہو جائیں گے۔

نائیجیریا کے مخلص احمدی نوجوان بسلسلہ جنگی خدمات آسام میں

نائیجیریا مغربی افریقہ کے چند احمدی احباب ویسٹرن افریقہ آرمی کی ایک یونٹ کے ساتھ آسام میں ہیں۔ شیلانگ کے ایک ہوٹل میں میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ کہ ایک سارجنٹ کے مونہہ سے احمدیت کا ذکر سنکر میرے کان کھڑے ہوگئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ لیگوس (نائیجیریا) کے رہنے والے احمدی ہیں۔ اور ان کا نام محمد جیلو ابوبکر ٹنکو ہے۔ جب ان کو میرا احمدی ہونا معلوم ہوا۔ تو بے ساختہ مجھ سے بغلگیر ہوگئے۔ زاں بعد وہ مجھ کو اپنی جائے رہائش پر لے گئے۔ اور وہاں چند ایک احمدی دوستوں سے جو نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ کے ہیں ملاقات کرائی۔ ان لوگوں کو جماعت احمدیہ سے حد درجہ کا خلوص اور عقیدت ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذکر نہائت ادب اور احترام سے کرتے ہیں۔ ملٹری سروس میں ہو کر یہ لوگ اپنے مذہبی عقائد پر نہائت سختی سے کاربند ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ایک باثر نمونہ ہے۔ ان کی خواہش پر افسر اعلےٰ کی اجازت سے ہم نے ایک کمرہ کو مسجد کی شکل میں تبدیل کر لیا ہے۔ جس میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ سلسلہ کا لٹریچر جو زیادہ تر اردو میں ہے۔ ان کو جاننے کا بہت شوق ہے اسی مطلب کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے مجھ سے اردو پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ مقامی حالات کے موافق ہونے پر ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا بھی بہت شوق ہے۔ خدا کرے۔ کہ ان کی یہ خواہش برآئے۔ دن کو اپنے اپنے فرائض پورے کرنے کے بعد شام کو میری جائے رہائش پر جمع ہوتے ہیں۔ جو قریب تر ہے۔ اور شام کا کھانا بھی ایک ہی دستر خوان پر کھایا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنی مادری زبان کے علاوہ عربی اور انگریزی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور عیسائیوں کے پھندوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی مایۂ ناز منطق کفر و اسلام کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے ان کے پاس کافی سے زیادہ دنداں شکن مصالحہ موجود ہے۔ ان کو تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ جماعت احمدیہ لیگوس (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی کا ذکر نہائت فخر اور شوق سے کرتے ہیں۔ جن پر ان کو ناز ہے۔ ان دوستوں کو میرے ساتھ اخلاص اور محبت سے ملتا جلتا دیکھ کر ایک پنجابی دوست نے تعجب آمیز لہجہ میں کہا۔ کہ "حبشی اور احمدی"۔ تو میں نے اسکا جواب حضرت مسیح کے اس شعر میں دیا ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہے اسی سے آشکار

قریباً ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ یہ لوگ برما فرنٹ سے برائے آرام یہاں لوٹے۔ اور مجھ سے خواہش ظاہر کی۔ کہ میں جماعت احمدیہ تک اس جماعت کا السلام علیکم پہنچا کر سلامتی کے ساتھ وطن لوٹنے کے لئے دعا کی درخواست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے قلم سے

گذشتہ چند سالوں سے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری (لاہوری) اپنا سارا زور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خداداد عزت و وقار کو بزعم خود کم کرنے کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ اور وہی خلافت جس کا وجود آپ جماعت سے خارج کئے جانے کے بعد بھی نہایت ضروری قرار دیتے تھے آج اس کے خلاف اپنی انتہائی طاقت خرچ کر رہے ہیں۔ اور منکرین خلافت کے ہاں پناہ گزیں ہیں اور نہ صرف یہی کہ خلافت بلکہ مولوی محمد علی صاحب کی اقتداء میں جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء (خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں) کی نبوت سے بھی دست کش ہو چکے ہیں۔ اور شاید ایک دن اس سے بھی آگے قدم رکھنے کی جرأت کرتے ہوئے۔ احاطت بہ خطیئتہ کے مصداق ہو جائیں۔

آج کل شیخ صاحب اس امر سے انکار کر رہے ہیں۔ کہ جب آپ کو مصر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہ خط جس کی نقل الفضل میں شیخ صاحب کی عین حیات میں آج سے تیس سال قبل شائع ہو چکی ہے نہیں لکھا گیا تھا۔ الفضل میں مکرم میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر کی طرف سے ان کے اس انکار کی معقول رنگ میں تردید ہو چکی ہے۔ اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ شیخ صاحب اب غلط بیانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

میں اس سلسلہ میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی دستخطی تحریر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ شیخ صاحب اس پر بھی غور فرمائیں گے اور اگر ان کے لئے ممکن ہو۔ تو اس تحریر کا بھی انکار کر کے دکھلائیں۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس (حفظہ اللہ) کو مخاطب کر کے (جب آپ بلاد عربیہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے) شیخ صاحب نے لکھا تھا۔

"عزیزم سب سے اول اور مقدم نصیحت میری یہ ہے۔ کہ جو ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے آپ کو ملی ہیں۔ یا آئندہ ملتی رہیں گی۔ ان کو بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں اور اُن پر پوری طرح کاربند ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور اگر کبھی آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ جو طریق آپ کے ذہن میں آیا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے طریق سے بہتر ہے۔ تو اس کو شیطانی خیال سمجھ کر فوراً لاحول پڑھ کر اسے ذہن سے نکالنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ جعلنا له نورا یمشی به فی الناس۔ پس جس شخص کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح کی باگ دیتا ہے اس کو اس نور سے سب سے زیادہ حصہ دیتا ہے۔ اور وہ اس نور سے وہ کچھ دیکھ لیتا ہے۔ جس کو دوسرا مومن نہیں دیکھ سکتا۔ بعض اوقات شیطان یہ وسوسہ ڈال کر دھوکہ دیتا ہے۔ کہ حضرت صاحب تو یہاں موجود نہیں وہ یہاں کے حالات کو بچشم خود نہیں دیکھ رہے اس لئے وہ صحیح حکم نہیں لگا سکتے۔ سو یاد رہے کہ اس دھوکہ میں کبھی نہ آنا اور ہمیشہ یاد رکھنا کہ باوجود موجود نہ ہونے کے ان کا حکم ہی صحیح اور ان کی رائے ہی درست ہو گی کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس خدا کے دیئے ہوئے علم کے ماتحت بتا رہے ہوتے ہیں۔ اور اس خدا کے عطا کردہ نور سے رہنمائی کر رہے ہوتے ہیں۔ جو ہر جگہ موجود اور جس کی شان وسع کرسیه السمٰوٰت والارض ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سپہ سالار افواج باوجود میدان جنگ میں موجود ہونے کے اس محفوظ جگہ کو نہ دیکھ سکا۔ جو اسے دشمن کے حملات کے ضرر سے بچا سکتی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ کی نگاہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے اس جگہ پر جا پڑی اور یا ساریة الجبل کہہ کر آپ نے لشکر اسلام کو ہلاکت سے بچا لیا۔

پس میری اول نصیحت یہی ہے کہ حضرت صاحب کی ہدایات کی پابندی اور حضور کے ارشادات کی تعمیل اور اپنی رائے کے مقابلہ میں حضور کی رائے کو ترجیح دینے میں ہی تمام ترقی کا راز مضمر ہے۔ بعض مبلغوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ اس لئے وہ اس ترقی سے محروم رہے جو انہیں اگر اس نکتہ پر وہ عمل کرتے تو انہیں ہوتی۔ پس یہ معمولی بات نہیں اس کو بہت اہم سمجھیں اور اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔"

پھر مسئلہ کفر کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"کفر کے متعلق عام طور پر سوال ہو گا۔ سو اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ان کو اچھی طرح سے سمجھا دیا جائے کہ کافر اور جہنمی ہمارے نزدیک مترادف الفاظ نہیں۔ عام طور پر لوگ کافر جہنمی کے ہم معنے سمجھتے ہیں۔"

پھر قادیان دارالامان کے متعلق آپ نصیحت کرتے ہیں۔

"قادیان میں آپ نے پرورش پائی ہے اور یہی ایک پلستان ہے۔ جس سے آپ علم و معرفت و روحانیت کا دودھ پی سکتے ہیں۔ پس یہ میری نصیحت ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سے یاد رکھیں۔ اس سے قطع تعلق تو الگ اسکی محبت کو کبھی اپنے دل سے کم نہ ہونے دینا اور باہر رہ کر بھی یہی سمجھیں کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور ہر وقت اپنے نفس کا مراقبہ کرتے رہیں کہ کہیں میرا دل باہر تو نہیں لگنے لگا۔ پس اگر آپ ذرہ بھی اس بات کو محسوس کریں تو فوراً استغفار میں مشغول ہو جائیں اور لاحول کا ورد شروع کر دیں۔ پس جبتک آپ کے دل میں ہر وقت قادیان کی تڑپ موجود نہ ہو گی۔ تب تک اپنے آپ کو محفوظ و مامون نہ سمجھیں فوراً دعاؤں میں لگ جائیں۔"

یہ نصائح شیخ صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور ان کے ایک ایک لفظ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افسر خدا کے رسول کے تخت گاہ کی جلالت شان عیاں اور واضح ہے اور خلیفۃ المسیح اور منصب خلافت یعنی "جس شخص کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح کی باگ دیتا ہے" کی برتری اور فوقیت آیات قرآنیہ اور صحیح حدیث سے ثابت کی گئی ہے۔ اور یہ اس وقت کی تحریر ہے۔ جبکہ شیخ صاحب قریباً بارہ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت اور قرب میں زندگی بسر کر چکے تھے۔ اور کم و بیش چھ ماہ تک آپ سفر یورپ میں رات دن حضرت اقدس کے ساتھ رہ کر آپ کی زندگی کے ہر پہلو کو قریب سے ملاحظہ کر چکے تھے۔ پس اب شیخ صاحب یا تو اس تحریر سے انکار کر دیں۔ یا پھر اس بات کا اعتراف کریں کہ آج آپ صراط المستقیم سے دُور جا پڑے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مصداق ہو چکے ہیں:۔

"افسوس کہ یہ لوگ آپ جھوٹ بولتے ہیں اور آپ گستاخ ہو کر تہمتیں لگانے اور شریعت نبویہ کی رو سے حد قذف کے لائق ٹھیرتے ہیں۔ پھر بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ یہ ہیں علماء و فضلاء" حقیقۃ الوحی۔

وما علینا الا البلاغ۔ خاکسار محمد شریف مبلغ بلاد عربیہ از حیفا فلسطین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

کہ

جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کو قرآن باترجمہ آنا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء کے موقع پر جو تقریر فرمائی وہ مفصلی ۹ نومبر ۱۹۴۴ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں حضور نے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے متعلق جماعت کے ہر ایک فرد کو ان الفاظ میں تاکید فرمائی ہے کہ

"جب تک قرآن سے ہر ایک چھوٹے اور بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اسوقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر ہم سمجھتے ہیں تو ہم ایک ایسا نقطہ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں اور پاگلوں کا ہوتا ہے آج میں اس امر کی طرف جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ (جس میں انصار اور خدام سب شامل ہیں) اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ انہیں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے۔"

پھر فرمایا۔ "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا۔ جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان تاکیدی الفاظ کے ہوتے ہوئے مجھے کسی مزید توضیح کی تو ضرورت نہیں۔ میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جو انصار قادیان آنے کیلئے ایک یا دو ماہ کی فرصت نکال کر قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور سیکھنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دیں۔ نیز تحریر فرمائیں کہ وہ کس وقت یہاں آ کر تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ حضرت امیر المومنین کی منشا کے ماتحت جو قرآن کریم کے پڑھانے کا انتظام قادیان میں کیا جائے گا۔ اس کے ماتحت انصار جماعت بھی شامل کئے جا سکیں۔ ہر ایک مجلس انصار اللہ کے مہتمم صاحب تعلیم و تربیت کا فرض ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک فرما دیں۔ اور جو صاحب پڑھنے کے لئے آمادہ ہوں۔ ان کی درخواستیں میرے پاس بھجوا دیں۔

فرزند علی عفی عنہ قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر ثانی کے مجاہدین

شاندار اور قابل تعریف قربانیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید دفتر اول کے وہ مجاہد جو پہلے دور میں حصہ لیتے رہے ہیں اور نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اپنے امام کے حضور سال دہم سے اضافہ کرتے ہوئے یہ عرض کر رہے ہیں۔ کہ حضور مومن کی شان کے یہی شایاں ہے۔ کہ جو قدم اٹھ چکا ہے۔ اس سے آگے قدم اٹھائے بفضل خدا ایسے اصحاب کی جنہوں نے سال دہم کے چندہ میں اضافہ کر کے گیارھویں سال کا چندہ لکھوایا ہے۔ ذیل میں ایک فہرست نہایت اختصار کے ساتھ اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی اپنے وعدے سال دہم پر نمایاں اضافوں کے ساتھ پیش کریں۔ انہی کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ "خطبہ پڑھنے کے بعد پہلے ہم نے گیارھویں سال کا وعدہ سال نہم کے برابر لکھا۔ مگر دوسرے دن سخت شرم آئی۔ کہ پیچھے کی طرف جانے کی بجائے ہم اپنے قدم خدا تعالےٰ کی راہ میں آگے کیوں نہ رکھیں۔ اس لئے ہم نویں سال کے برابر دینے کی بجائے گیارھویں سال کا چندہ دسویں سال سے بڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جنہوں نے خطبہ پڑھنے کے بعد ہی گیارھویں سال کا چندہ دسویں سے بڑھا کر پیش کر دیا۔ اور انہوں نے لکھا۔ کہ ہم تو زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے آگے ہی بڑھیں گے۔ پیچھے کی طرف بھاگ کر ہم اپنا ثواب کیوں کم کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے متعلق تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی سوچ سکتا ہے۔ کہ ان کی قربانی کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو دین اور دنیا میں خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہونگے۔ جو ہر قربانی کے موقعہ پر نہ صرف یہ کہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ بلکہ ہر قربانی کے موقعہ پر دوسرا قدم پہلے قدم سے بڑھا کر رکھتے ہیں۔ اور دین کے راستے میں ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہیں۔"

فہرست یہ ہے:۔

چودھری علی اکبر صاحب اے۔ ڈی۔ آئی بٹالہ -/۱۳۰ بابو محمد عبداللہ صاحب اوورسیر ایران حال قادیان -/۶۰۰ ایک ماہ کی آمد۔ آئندہ سالوں میں خدا کے فضل سے ہر سال بڑھا کر پیش کرنے کی نیت اور ارادہ۔ شیخ حبیب اللہ صاحب خرم شہر۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین صد روپیہ ادا کرونگا

اگرچہ اس وقت کی آمد وعدہ کا ½ حصہ ہے۔ مگر خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ وہ اپنے رحم سے سامان فرمائیگا۔ سلطان محمود احمد صاحب بمبئی -/۱۲۰ سعیدہ بنت نیاز احمد صاحب محلہ دارالبرکات۔ میں نے پہلے پندرہ کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب حضور کا یکم دسمبر کا خطبہ پڑھ کر میں نے -/۱۵ کے وعدے کو -/۵۰ سے تبدیل کر دیا۔ بابو سراج الدین صاحب پنشنر سٹیشن ماسٹر -/۲۸۵ روپے۔ منشی محمد الدین صاحب پنشنر واصل باقی نویس معہ اہلیہ و والدین -/۶/۶۸ روپے۔ باوجود تھوڑی سی پنشن ہونے کے آپ نے یہ رقم جو سال دہم سے اضافہ کے ساتھ ہے۔ راہ خدا میں دینے کا فیصلہ کیا۔ مہاشہ ملک فضل حسین صاحب قادیان -/۵۵ اللہ تعالےٰ ان کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ باوجود بیماری اور اخراجات کی زیادتی کے سال دہم سے بڑھایا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ حاجی ممتاز علی خاں صاحب صدیقی -/۱۸ روپے۔ باوجودیکہ آپ بیمار ہسپتال میں رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آتا ہے۔ اس کا اکثر حصہ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ اب گیارھویں سال میں سال دہم سے اضافہ کر کے دیا ہے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ بیٹ -/۴۱ روپے۔ منشی محمد بخش صاحب پٹواری نہر فاضل پور -/۱۰ سال دہم پر پانچ روپیہ اضافہ۔ غلام محمد صاحب دفتر دہلی -/۳۴ ۔ ملک حسن محمد صاحب نیتر نگ بے کار و بیمار ہوں۔ مگر سال دہم سے نیچے آنے کو دل نہیں مانتا۔ پیر صلاح الدین صاحب معہ اہلیہ و بچہ -/۳۵۵ روپے۔ مولوی احمد خاں صاحب نسیم -/۱۲۰ مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے -/۸/۶۸ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بھوانی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا۔ میں سمجھا ہوں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ جو دور اول میں شامل ہیں۔ وہ گیارھویں سال میں کم سے کم اپنے نویں سال کے برابر دیں۔ اور جو دور اول میں شامل نہیں۔ اب نئے شامل ہونے والے ہیں۔ وہ کم سے کم سال اول میں ایک ماہ کی آمد دیں۔ اور پھر اسے آئندہ سالوں میں بڑھاتے جائیں۔ پہلے دور میں کمی کی رعایت سے اگر فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو ان کو اختیار ہے"۔ مگر کمی کرنے کے تو یہ معنی ہوئے کہ ہم نے اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ حضور دوڑ رہے ہیں۔ اور ہمارے قدم سست ہوں۔ تو یہ بیعت کے مفہوم کے منافی ہے۔ مومن جب ایک قدم اٹھاتا ہے۔ تو وہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ نہ کہ پیچھے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ دیوانوں کی طرح حضور کے حکم پر لبیک کہیں۔ پس میں سال دہم پر اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے پانچ پانچ روپیہ کا اضافہ کر کے کل -/۵۱۰ کا وعدہ گیارھویں سال کے لئے پیش کرتا ہوں۔

حضور نے اپنے قلم سے اس کے جواب میں رقم فرمایا:۔ "جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ یہ صرف رعایت ہے۔ جو زیادہ دینا چاہے۔ زیادہ دے سکتا ہے۔ نیز جو میں نے کہا تھا۔ کہ شرائط سخت ہونگی۔ وہ نئے شامل ہونے والوں کے متعلق کہا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک ماہ آمد کم سے کم ایک شرط ہے۔ جو پہلے دور میں نہ تھی۔ مگر بعض اس دور میں اس سے بھی زیادہ دیتے تھے۔ البتہ اکثر اس معیار سے کم دیتے تھے۔"

ذیل میں ایک فہرست ان احباب کی دی جا رہی ہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر ثانی کے جہاد میں نئے شامل ہو رہے ہیں۔ اور ایک ایک ماہ کی آمد دیتے ہیں:۔

بابو محمد اکرام اللہ صاحب قادیان -/۹۰
مستری عبدالمجید صاحب لاہور -/۱۰۰
چودھری محمد حسین صاحب کوہاٹ -/۱۸۰ روپے
قاضی دین محمد صاحب قادیان -/۲۰ روپے
مولوی عبدالمجید صاحب جامعہ احمدیہ متعلم -/-/۱۰ "
دوست محمد صاحب متعلم -/۱۰ ۔ دار و غہ ابتہاج علی صاحب -/۱۲ "
مصلح الدین صاحب بورڈنگ تحریک جدید -/۵ "
سید شریف احمد صاحب طالب علم -/۲۰ "
سید منیر احمد صاحب طالب علم -/-/۱۰ "
سید منصور احمد صاحب متعلم -/۱۰ "
سید جاوید مبارک احمد صاحب طالب علم -/۱۰ "
میاں محمد صادق صاحب ننگل -/۳۵ ۔ شیخ محمد صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ -/۵
مولوی جلال الدین و محمد افضل صاحبان -/۱۰
شیخ تاج الدین صاحب زرگر لاہور -/۵۰ ۔ منشی منیر احمد صاحب کارکن بہشتی مقبرہ -/۸/۳۴ ۔ حافظ عنایت اللہ صاحب دارالعلوم -/۵۰
امۃ الحمید بنت بابو خورشید احمد صاحب محلہ دارالفضل -/۵
شیخ مظہر حسن صاحب نئی دہلی -/۱۸۰ ۔ آغا عبدالرحیم صاحب میک ورکس -/۸۰
چودھری محمد شریف صاحب دارالرحمت -/۱۵
غلام سرور صاحب مدرسہ احمدیہ -/۱۰ ۔ حافظ محمد اعظم صاحب دارالرحمت -/۵
ملک عنایت اللہ صاحب ترنول -/۶۰ ۔ چودھری خدا بخش صاحب بکری والا قادیان -/۳۰ ۔ میاں عبدالرزاق صاحب شیخوپورہ -/۵۶ ۔ بابو محمد حنیف صاحب اوورسیر جیند -/۹۶

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مخلص احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ مکرم چودھری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے پچھلے سال جو امتحان پی۔ ایچ۔ ڈی (Ph.D.) کا بائیوکیمسٹری (Biochemistry) کے مضمون میں دیا تھا۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہیں بہت شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

آج سے چند برس پیشتر آپ نے ایم۔ ایس۔ سی۔ کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرتے ہوئے ایسا شاندار ریکارڈ قائم کیا۔ جو اپنی مثال آپ تھا۔ اب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ (Ph.D.) کے امتحان میں بھی جس قسم کی بلند پایہ تحقیقات آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں پیش کی ہے۔ اسکی مثال بھی بہت کم ملتی ہے۔ پھر جن حالات اور مشکلات میں آپ نے پرائیویٹ طور پر تیاری کر کے یہ تحقیقات مکمل کی ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی کامیابی کی قدر و قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ آپ کو نہ صرف سائنس کی مختلف برانچوں کی کتب کا وسیع مطالعہ ہے۔ بلکہ دینیات اور دوسرے علوم کی بھی ہزارہا کتب آپ کی نظر سے گذر چکی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف دس برس سے اگریکلچرل کالج لائلپور کے کیمیکل سیکشن میں تحقیقاتی کام پر متعین تھے۔ لیکن خدمت دین کی خاطر آپ نے دنیا کے چمکتے ہوئے مستقبل کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر گورنمنٹ کی ملازمت کو ترک کر دیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر زندگی وقف کر کے دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔ آج کل آپ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے تحقیقاتی کام کی ابتدائی بنیادوں کو استوار کرنے میں مصروف ہیں۔

پی۔ ایچ۔ ڈی (Ph.D.) کے امتحان میں ان کی کامیابی نہ صرف ان کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے باعث فخر ہے۔ ہم انہیں دلی مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

مبارک ہے وہ آقا جس کو ایسے خادم میسر ہوں۔
اور مبارک ہیں وہ خدام جن کو اٹھتی جوانی کے عالم میں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی چودھویں فہرست

نمبر	نام و پتہ	
۱۱۴۹	چوہدری محمد شریف صاحب حافظ آباد	دو ماہ کی آمد
۱۱۵۰	" ابوالحسن صاحب بنگال	ساری جائیداد
۱۱۵۱	سید باغ علی شاہ صاحب معین الدین ضلع گجرات	"
۱۱۵۲	ڈاکٹر غفور الحق صاحب ۔ کوئٹہ	"
۱۱۵۳	چوہدری حسن خان صاحب ضلع شاہپور	"
۱۱۵۴	کیپٹن شاہ نواز خان صاحب آئی۔ ایم۔ ایس قادیان	"
۱۱۵۵	بابو محمد ابو رشید صاحب کلکتہ	۲ ماہ کی آمد
۱۱۵۶	چوہدری محمد حنیف صاحب کلرک راولپنڈی	۱ "
۱۱۵۷	بابو کمال الدین صاحب مالابار ی قادیان	۲ "
۱۱۵۸	محترمہ آمنہ قمر ابراہیم صاحبہ بنت مولوی محمد دین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر قادیان	۱ "
۱۱۵۹	مولوی عبدالسلام صاحب سپہ مولوی ۔ اڑیسہ	۱ "
۱۱۶۰	محترمہ اکرم النساء صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام صاحب اڑیسہ	ساری زمین
۱۱۶۱	قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی دفتر بیت المال قادیان	مبلغ ایک صد روپیہ
۱۱۶۲	مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپور	ساری جائیداد
۱۱۶۳	چوہدری محمد شریف صاحب پٹواری ۔ پھلورہ	۲ ماہ کی آمد
۱۱۶۴	" ننھے خان صاحب غازی کوٹ گورداسپور	ساری زمین
۱۱۶۵	بابو عبدالرشید صاحب کلرک راولپنڈی	۲ ماہ کی آمد
۱۱۶۶	محترمہ عزیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ بابو عبدالسمیع صاحب دارالفضل قادیان	-/۶۰
۱۱۶۷	بابو عبدالرحیم صاحب پنڈی چری	ساری جائیداد
۱۱۶۸	بابو محمد عبداللہ صاحب ایئر فورس	ایک ماہ کی آمد
۱۱۶۹	میاں محمد یوسف صاحب راولپنڈی	ساری جائیداد
۱۱۷۰	بابو دوست محمد صاحب دارالفضل قادیان	"
۱۱۷۱	چوہدری غلام قادر صاحب ملتان	-/۱۰۰
۱۱۷۲	" نذیر احمد صاحب "	-/۲۵۰
۱۱۷۳	" غلام حیدر صاحب سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۷۴	صوفی خدا بخش صاحب عبید زیروی ۔ سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۱۱۷۵	بابو کریم بخش صاحب سپروائزر ریکارڈنگ فیکٹری "	"
۱۱۷۶	چوہدری رحیم بخش صاحب سول سپلائی ڈپو "	"
۱۱۷۷	محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ صوفی خدا بخش صاحب	سارا زیور
۱۱۷۸	چوہدری عبدالحکیم صاحب دارالرحمت قادیان	ساری جائیداد
۱۱۷۹	" خدا بخش صاحب سرگودھا	"
۱۱۸۰	بابو محمد عاشق حسین صاحب ضلع مونگیر (بہار)	"
۱۱۸۱	ماسٹر نور الٰہی صاحب ڈرائنگ ماسٹر دارالفضل قادیان	"
۱۱۸۲	حوالدار کلرک نعیم اللہ صاحب ۔ ملٹری ملازم	ایک ماہ کی آمد
۱۱۸۳	بابو عبدالحق صاحب ناصر آباد	ساری جائیداد
۱۱۸۴	بابو غلام احمد خان صاحب بنگال	"
۱۱۸۵	بابو محمد عبدالصمد صاحب مرل سیالکوٹ	"
۱۱۸۶	چوہدری علی احمد صاحب چک نمبر ۱۵ سرگودھا	"
۱۱۸۷	" برکت علی صاحب ۔ ریاست خیرپور سندھ	۲ ماہ کی آمد
۱۱۸۸	مستری محمد یعقوب صاحب بہاولنگر	ساری جائیداد
۱۱۸۹	سید علی اصغر شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ	"
۱۱۹۰	چوہدری نور الٰہی صاحب ہیڈ کلرک ۔ بہاولنگر	ساری جائیداد
۱۱۹۱	ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان	"
۱۱۹۲	منشی غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخان	اپنی جائیداد کا ½
۱۱۹۳	صوبیدار میجر شیر محمد خان صاحب لاہور	ساری جائیداد
۱۱۹۴	چوہدری غلام رسول صاحب سندھ	"
۱۱۹۵	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب دارالرحمت قادیان	"
۱۱۹۶	حکیم محمد قاسم صاحب قریشی ۔ لالہ موسیٰ	"
۱۱۹۷	چوہدری عبدالرحیم صاحب سکنہ جھول ضلع رحیم یار خان	"
۱۱۹۸	حکیم مرزا محمد یحییٰ صاحب ۔ چھتہ بازار ۔ لاہور	ایک ماہ کی آمد
۱۱۹۹	چوہدری محمد یوسف صاحب ضلع رحیم یار خان	ساری جائیداد
۱۲۰۰	" محمد اسمٰعیل صاحب " "	"
۱۲۰۱	" محمد طفیل صاحب خان پور سیداں ضلع سیالکوٹ	"
۱۲۰۲	" غلام قادر صاحب نقیب ۔ سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۱۲۰۳	بابو عبدالکریم صاحب ڈار ۔ افریقہ	ساری جائیداد
۱۲۰۴	چوہدری مختار احمد صاحب ایاز "	۲ ماہ کی آمد
۱۲۰۵	قاری محمد یٰسین صاحب "	" "
۱۲۰۶	حکیم فتح محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک گورداسپور	ساری جائیداد
۱۲۰۷	چوہدری رشید احمد صاحب کلرک ۔ لاہور	ایک ماہ کی آمد
۱۲۰۸	" ولی محمد صاحب سیکرٹری کواپریٹو سوسائٹیز شاہپور	ساری جائیداد
۱۲۰۹	لفٹنٹ رحمت اللہ صاحب باجوہ بمبئی	ساری جائیداد اور ۲ ماہ کی آمد
۱۲۱۰	ملک سردار خان صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات	ساری جائیداد
۱۲۱۱	مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۔ پشاور	۲ ماہ کی آمد
۱۲۱۲	چوہدری محمد اختر صاحب اوورسیر نہر فیروزپور	" " " "
۱۲۱۳	" غلام حسن صاحب سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۲۱۴	" سلطان علی صاحب ضلع ملتان	"
۱۲۱۵	ایم فضل کریم صاحب ضلع جموں	"
۱۲۱۶	چوہدری عبدالحق صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان	"
۱۲۱۷	" بوٹے خان صاحب ضلع ہوشیارپور	ساری زمین
۱۲۱۸	" فتح محمد خان صاحب " "	"
۱۲۱۹	" حمید اللہ صاحب عرف بوٹے خاں ہوشیارپور	"
۱۲۲۰	قاضی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر سن رائز لاہور	ایک ماہ کی آمد
۱۲۲۱	چوہدری غلام قادر صاحب کواپریٹو سوسائٹیز ۔ لدھیانہ	ساری جائیداد
۱۲۲۲	" غلام قادر صاحب سکنہ ننگل باغبانان قادیان	ایک ماہ کی آمد
۱۲۲۳	" غلام حسین صاحب ٹیوشن دارالفضل قادیان	ساری زمین
۱۲۲۴	" خدا بخش صاحب ضلع سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۲۲۵	ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے قادیان	۲ ماہ کی آمد
۱۲۲۶	چوہدری عبدالغنی صاحب نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۲۲۷	بھائی شیر محمد صاحب تاجر کتب قادیان	"
۱۲۲۸	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی دارالفضل قادیان	-/۸۰
۱۲۲۹	چوہدری احمد مختار صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	ساری جائیداد اور ۲ ماہ کی آمد
۱۲۳۰	سید محمد علی شاہ صاحب ضلع جہلم	ساری جائیداد
۱۲۳۱	حکیم عبدالرحمٰن صاحب قریشی ضلع لودیانہ	ساری زمین
۱۲۳۲	چوہدری محمد یوسف صاحب ۔ ماچھی واڑہ	ساری جائیداد
۱۲۳۳	مرزا برکت علی صاحب ۔ سنار ہوزری قادیان	"
۱۲۳۴	ایم محمد ابراہیم صاحب ۔ کوچہ راجپوتاں ۔ لاہور	ساری زمین
۱۲۳۵	بابو جمیل احمد صاحب ۔ ملتان چھاؤنی	۲ ماہ کی آمد
۱۲۳۶	سیدہ رشیدہ بیگم اہلیہ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی قادیان	ساری جائیداد
۱۲۳۷	چوہدری فیض عالم خان صاحب شملہ	ایک ماہ کی آمد
۱۲۳۸	جمعدار عبدالغفور صاحب ۔ سہارنپور	۲ " "
۱۲۳۹	بابو محمد زین العابدین صاحب ناروخو مالابار	ساری جائیداد
۱۲۴۰	شیخ منور حسین صاحب ۔ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	ایک ماہ کی آمد
۱۲۴۱	منشی غلام رسول صاحب ڈاکخانہ رسول ضلع گجرات	ساری زمین
۱۲۴۲	محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ نشان اللہ محمد صاحب حیدرآباد دکن	ساری جائیداد
۱۲۴۳	حافظ مصباح الحق صاحب شمس ۔ امرتسر	-/۱۰۰
۱۲۴۴	مولوی بشیر احمد صاحب عدن	۲ ماہ کی آمد
۱۲۴۵	محترمہ رشیم بی بی صاحبہ دارالبرکات قادیان	۱ " "
۱۲۴۶	چوہدری نذیر احمد صاحب ضلع گوجرانوالہ	۱ " "
۱۲۴۷	" عزیز احمد صاحب محلہ دارالرحمت قادیان	۲ " "
۱۲۴۸	محترمہ سکینہ امین صاحبہ بابو عبدالسلام صاحب کشمیری سٹریٹ سیالکوٹ	سارا زیور
۱۲۴۹	چوہدری غلام قادر صاحب ڈیرہ غازیخان	ساری جائیداد
۱۲۵۰	پیر محمد عبداللہ صاحب گوٹیکی ۔ گجرات	"
۱۲۵۱	میاں فتح عالم صاحب ضلع گجرات	"
۱۲۵۲	حافظ کرم الٰہی صاحب کھاریاں ضلع گجرات	"
۱۲۵۳	چوہدری نور محمد صاحب پٹواری ۔ پاکپتن	"
۱۲۵۴	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد عبداللہ صاحب ملتان	"
۱۲۵۵	بابو محمد کرامت صاحب قادیان	ساری زمین

انچارج تحریک جدید

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و احرار

چند غوغائیانِ بازاری — نام خود کردہ اند احراری
تام چوں ہست ہم علی دیہ دغا — در نگر مجرمانِ اقراری

کارِ ایں قوم بود سر تا سر — خام طبعی و بیہودہ کاری
لاجرم گشت لاحقِ ایشاں — بے قراری و ذلت و خواری

بر نتابند ذکر خیر رسلؐ — نو نتابند از زبوں کاری
قومِ احرار ایں چہ بوالعجبی ست؟ — با خدا و رسولؐ غداری
قالِ تو دیگرست و حالِ دگر — لب مسلمان و قلب زناری
روئے خود پیشِ داورِ محشر — بے ندانم کہ از چہ رو آری

تیشہ بر پائے خود تو خود زدی
کارِ تو زینہ نیست تخباری

خاکسار :- مظہر از کپورتھلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت مفید اور ارسال کیجئے

جناب چودھری محمد اقبال صاحب چیمہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ :۔
"آپ کا **موتی سرمہ** بہت مفید رہا۔ دو شیشیاں بذریعہ وی۔ پی ارسال کیجئے۔"

دنیا مان گئی ہے۔ کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند غبار۔ پڑبال ناخونہ گوہانجنی۔ شبکوری۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ :۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)**

امرت ٹونک

دماغی کمزوری
خون کی کمی۔ خون کی خرابی
اعصابی کمزوری
ہر قسم کی جسمانی کمزوری
کے لئے دوا ہے
معدہ۔ دل۔ جگر کے لئے از حد مفید ہے۔
قیمت بڑی بوتل کی ۱/۸
چھوٹی ۱/-
ایجنٹ :۔ نور ہسپتال قادیان

طبیہ عجائب گھر قادیان

مکرم جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب کی یہ نظم اگرچہ پرانی ہے لیکن جی چاہتا ہے۔ کہ احباب کے سامنے ایک دفعہ پھر آ جائے

یہ عجائب طبیہ گھر ہے عجیب
خندہ پیشانی وہ رہتے ہیں سداء
ان کا کھانا اور ان کی چائے بھی
اس کے مالک ہیں ملک عبدالعزیز
ہے دواخانہ بھی قدرت کی کتاب
ہیں جوانی خیز ان کی ادویہ
جمع ہیں یاں معدنی اشیا تمام
اک گھروندا ہے نمک کا بھی یہاں
گولیاں ان کی اثر میں تیز ہیں
خان صاحب ہیں بہت مہماں نواز
دعوت سالک مجھے بھی یاد ہے
مجھکو بھی کچھ گولیاں دی تھیں مگر
اور کچھ ملتیں اگر وہ ایک بار
شکرِ نعمت پھر بھی گو کرنا چاہیئے

ہیں عجب تر اس سے بھی اسکے طبیب
زعفرانی ان کے گھر کی ہے فضاء
ہوتی ہیں سب زعفرانی رنگ کی
خانصاحب ہیں مگر ہیں باتمیز
بوڑھوں کو بھی دیتا ہے لطف شباب
صاف ستھری اور اچھی ادویہ
موتیوں۔ مونگوں کا بھی ہے اہتمام
آتش ہوتا اک شکر کا بھی مکاں
رائفل کی گولی یا مہمیز ہیں
ادویہ پھر کیوں نہ ہوں درماں نواز
یاد سے دل اسکی اب تک شاد ہے
گننے کی تھیں چند لیکن بااثر
پھر یہ کہہ سکتا اثر ہے پائدار
گر تمہیں قندِ مکرر چاہیئے

۲۰۰۰۰
غیر مسلم اقوام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ سورہ ۱۰ آیت ۴۷ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳/۴۴ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵۔

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

ایک بی۔ ایس۔ سی۔ یا ایم۔ ایس۔ سی (کیمسٹری) کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام منیجر

بدر کیمیکل اینڈ سٹریز لمیٹڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلروز

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی "دلروز" جیتے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(ترجمہ از انگریزی)

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

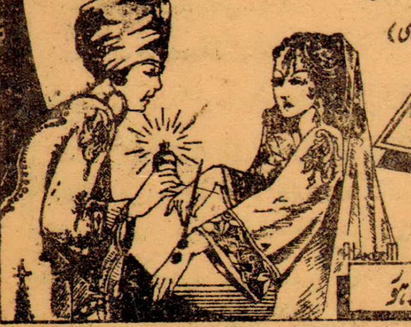

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گذشتہ پچاس سالہ تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام العلاج ہے اور جلدی لوگوں کے پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ چنبل۔ مغلوبی پھوڑے۔ ناسور۔ بھگندر۔ خنازیر۔ کھجلی۔ داد۔ چنبل۔ دبیندی۔ ہر دعا۔ دیرینہ خارش۔ بھڑ بھڑی۔ چوٹ۔ زخم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے کا بہترین اور آسان علاج ہے۔

قیمت فی شیشی بڑی دو روپیہ۔ ایک روپیہ۔ آٹھ آنہ۔

ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں۔

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز۔ دلروز والا۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور

صداقت

آپ ہمارے قول کی تصدیق فرمائیں گے اس وقت جب

افگلون ملیریا کے لئے استعمال کریں گے۔

قیمت یکصد ٹکیہ کی شیشی دو روپے

دی تھری برادرز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ردسمبر۔ مغربی محاذ سے آمدہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ تیسری امریکی فوج سار کے علاقہ میں بڑھتی ہوئی اب ساربروکن سے تین میل کے فاصلہ پر جا پہنچی ہے۔ اور اس شہر کے مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں سے دشمن کو نکال چکی ہے۔ کچھ اور دستے شہر سے چار میل جنوب مغرب میں ایک گاؤں میں داخل ہو گئے ہیں۔ دریائے سار کے پار مرزک کے پاس امریکن مورچوں کو اور چوڑا کر لیا گیا ہے اور امریکن فوج اب دریا سے آٹھ میل تک آگے بڑھ چکی ہے۔ السس کی کے علاقہ میں کولمار کی طرف بھی مزید پیش قدمی کی گئی ہے۔ اور پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں سے جرمنوں کو نکال دیا گیا ہے۔ آخن کے شمال میں پہلی اور نویں امریکن فوجیں روہر کے اور پاس پہنچ گئی ہیں۔ اور انہیں کچھ مقامی کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔

جنرل آئسن ہوور نے اہل جرمنی کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اتحادی جرمنی کے لوگوں کو مذہبی آزادی دینے کو تیار ہیں اور چرچ سے نازی اثر کو دور کرنا چاہتے ہیں مگر لوگوں کو بھی لازم ہے کہ مذہبی اجتماعوں کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں۔

لنڈن ۸ردسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج روینا سے چھ میل آگے بڑھ کر دریائے لیمون پر پہنچ گئی ہے۔ اور بیس میل لمبے علاقہ میں بڑی مضبوطی سے قدم جما چکی ہے۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ مستعفی شدہ وزیر اعظم نے دوبارہ نئی وزارت بنانا منظور کر لیا ہے۔ جس میں لبرل۔ کرسچن ڈیموکریٹ۔ لیبر ڈیموکریٹ اور کمیونسٹ پارٹیوں کے نمائندے شامل ہونگے۔

واشنگٹن ۸ردسمبر۔ لیٹے کے مغربی کنارے پر ایک اور جگہ امریکن فوج اتر گئی ہے یہ فوج دشمن کی صفوں سے پیچھے اتری۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ کر راستوں کو کاٹ دیا جن جاپانی ہوائی جہازوں نے اس کارروائی میں رکاوٹ ڈالنا چاہی۔ ان میں سے ۶۲ گرا لئے گئے اور باقی تتر بتر کر دیئے گئے ایک جاپانی بحری قافلہ نے بھی فوجیں اتارنے کی کوشش کی۔ جس میں تیرہ جہاز تھے۔ اور ان میں چار ہزار سپاہی تھے۔ مگر اتحادی ہوائی جہازوں نے ان سب کو غرق کر دیا۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے سائپان پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر انہیں کامیاب نہ ہونے دیا گیا۔ چھ جاپانی جہاز گرائے گئے سائپان کے اڈوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہاز جاپان پر حملے کرنے جاتے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انہی اڈوں سے امریکن جہازوں نے ایوو کے جزیرہ پر حملہ کیا جو ٹوکیو سے چھ سو میل جنوب میں ہے۔

چنگکنگ ۸ردسمبر۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جو جاپانی بیانگ کی طرف بڑھ رہے ہیں انہیں چینی فوجوں نے شکست دی ہے اور توشان کے پاس ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۸ردسمبر۔ البانیہ کے صدر مقام ترانا کو البانوی گوریلا دستوں نے آزاد کرا لیا ہے۔ اور جرمن یہاں سے جا رہے ہیں۔ گوریلا چیف نے ایک عارضی حکومت بھی قائم کر رکھی ہے۔ جسے امریکہ میں تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور ماسکو میں بھی اس کے تسلیم کئے جانے کا سوال زیر غور ہے۔ مگر برطانیہ کی رائے اس بارہ میں تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اس بات پر تشویش ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ کہیں شاہ زوغو کے حقوق خطرہ میں نہ پڑ جائیں۔

واشنگٹن ۸ردسمبر۔ لیٹے کے جزیرہ میں کمک اتارنے والا جو جاپانی قافلہ تباہ کیا گیا۔ یہ نواں قافلہ تھا۔ اس وقت تک تیس ہزار کے قریب جاپانی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں

کانڈی ۸ردسمبر۔ جنوب مغربی ایشیا کمان نے اعلان کیا ہے کہ کلیوا سے ۲ میل شمال میں جاپانیوں نے سخت حملہ کیا جسے روک لیا گیا۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ یورپ کے مغربی مورچہ پر اتحادی فوجوں کے ایک دستہ ساربروکن سے بہت قریب پہنچ جانے کے ساتھ ساتویں امریکن فوج بھی آہستہ آہستہ جرمنی کی سرحد کے پاس پہنچتی جا رہی ہے۔ اتحادی توپوں کی مسلسل گولہ باری کے نتیجہ میں ساربروکن اس وقت شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔

لنڈن ۸ردسمبر۔ اٹلی میں فائنزا کے جنوب مغرب میں دو اور مقام ہمارے ہاتھ آ گئے ہیں

ماسکو ۸ردسمبر۔ ہنگری میں دشمن کی فوجوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اور جائے ڈینیوب کے مغربی کنارے کے شمال کی طرف روسی فوجوں نے بڑھ کر ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو بوڈاپسٹ سے ۲۰ میل دور ہے۔

ایتھنز ۸ردسمبر۔ برطانی پیراشوٹ فوجیں شہر کے بڑے دروازے اڑانے کے بعد بڑے چوک میں واقع کمیونسٹ ہیڈ کوارٹر پر اتریں اتحادی ٹینک بھی کہیں کہیں سرگرم ہیں۔ عام ہڑتال اب پیراوس کی بندرگاہ تک پھیل چکی ہے۔ سالونیکا میں بھی حالت خراب ہے یونانیوں کی دونوں پارٹیوں میں کئی مقامات پر لڑائی ہو رہی ہے۔

لکسمبرگ ۸ردسمبر۔ کولون کے میئر کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ جرمن حکام نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھاری انعام کا اعلان کیا ہے۔

ہمدردِ نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا تحریر فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے

نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ۔ ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سوانح حیات

مصنفہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا

اس کتاب میں قابل مصنف نے موصوف کے مفصل حالات زندگی۔ جماعت احمدیہ کی تواریخ۔ لائحہ عمل۔ حلقہ اقتدار اور تبلیغ اسلام پر خدمات عالیہ کے متعلق پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ کتاب انگریزی میں ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک چار آنے

اس کتاب کا اُردو ایڈیشن

زیر طبع ہے۔ جو عنقریب شائع ہوگا۔ کاغذ کی قلت کے باعث یہ ایڈیشن محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے شائع ہونے سے قبل آرڈر روانہ کر کے اپنی کتاب بُک کرا لیں۔ قیمت دو روپے۔ ۱۲ردسمبر تک آنے والے آرڈر پر محصول ڈاک معاف

ہر احمدی کیلئے اس بےنظیر کتاب کا مطالعہ ازحد ضروری ہے

ملنے کا پتہ:۔ نیو بک سوسائٹی پوسٹ بکس نمبر ۴۷ لاہور

فقہ احمدیہ جلد دوم معہ فتاویٰ احمدیہ

مولفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب و مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند معلم المجاہدین

یہ کتاب تین حصوں میں خاص مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ جو انہیں زندگی کے ہر مرحلہ میں راہ نما کا کام دیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے پہلے حصہ میں پیدائش سے موت تک یعنی ولادت رضاعت۔ طفولیت۔ تعلیم و تربیت بلوغت۔ طہارت۔ عبادات (نماز روزہ زکوٰۃ حج) حجاب و ستر عورت۔ زیب و زینت۔ زوجیت و مناکحت حسن معاشرت و وراثت۔ بیوگی و عدت۔ غسل و دفن میت وغیرہ کے متعلق شرعی و فقہی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں نکاح کے متعلق تمام احکام اور قوانین اور حقوق و فرائض زوجین پر بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے حصہ میں حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول حضرت خلیفہ ثانی علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فتاویٰ متعلق نکاح درج ہیں۔ جن کی وجہ سے کتاب کی خوبیاں میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ ہندو سکھ عیسائی خواتین میں تبلیغ اسلام کے لئے بے نظیر تحفہ ہے اس قسم کی کتاب اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں آج تک دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ دس کے خریداروں سے پیشگی اطلاع آنے پر ایک روپیہ فی۔ اور پانچ کے خریدار سے سوا روپیہ فی کتاب لیا جائیگا۔ المشتہر حکیم محمد عبداللطیف شاہد منشی فاضل ادیب فاضل احمدیہ بازار قادیان شریف